ٹائی پہنا کفر ہے:

"ٹائی حرام ہی نہیں مستلزم کفر ہے...... تجدید ایمان اور تجدید نکاح چاہیئے"۔ (مفتی اعظم ہند کی استقامت، ص ۹۲، ۹۳)

"ٹائی باندھنے والا ہیٹ لگانے والا اور ہر فاسق معلن ظالمین میں ہے"۔ (فتاویٰ مصطفویہ، ص ۵۲۷)

اپنے ان فتاویٰ میں موصوف نے ہمارے اس سینکڑوں کی تعداد میں جدید پڑھے لکھے طبقے کو کافر و ظالم کہہ دیا جو ٹائی باندھتے ہیں نیز طاہر القادری صاحب کی ایک تصویر بھی کافی مشہور ہے جس میں وہ ہیٹ پہنے ہوئے ہیں جناب کا فتویٰ اپنے ہم مسلک شیخ الاسلام پر بھی لگ رہا ہے۔

مفتی اعظم
کی
استقامت وکرامت
مصنف
مفتی محمد عابد حسین مصباحی نوری قادری
ناشر: رضا اکیڈمی

ساتھ ملانا ناپسند ہو تو فصل بہتر ہے یعنی ختم قراءت پر ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہے جیسے ''اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَر'' میں وقف وفصل کرے پھر رکوع کے لیے اللہ اکبر کہے اور اگر دونوں نہ ہوں تو فصل وصل دونوں یکساں ہیں۔'' (ردالمحتار، فتاوی رضویہ، بہار شریعت)

محرمات سے اجتناب پر استقامت

ٹائی پہننا حرام ہی نہیں، مستلزم کفر ہے

مفتی اعظم قدس سرہ زندگی بھر حرام ومنہیات شرعیہ سے اجتناب کرتے رہے۔ اخیر تک خدا ورسول کی نافرمانی سے اپنے دامن کو بے داغ رکھ کر اتباع شریعت اور استقامت علی الطاعۃ کی تاریخی مثال قائم کی، جس کی گواہی سوانح نگاروں سے لے کر مشائخ تک، مفکروں سے لے کر تاریخ دانوں تک، عرب سے لے کر عجم تک اور پاسبان حرم سے لے کر قطب مدینہ تک نے دی اور نہ صرف یہ کہ خود کو ان منہیات ومحرمات سے بچایا، دوسرں کو بھی ان سے دور رکھ کر ''اَلدِّیْنُ اَلنُّصْح'' کی جیتی جاگتی تصویر کھینچ دی۔

غور تو کیجیے کہ آج مسلمان ایسی بگڑی تہذیب میں چلا گیا ہے کہ اسے یہ بھی خیال نہیں ہوتا کہ فلاں کام جو کر رہا ہوں اس سے میرا دین محفوظ رہ سکے گا یا نہیں؟ ایمان بھی سلامت رہ سکے گا یا نہیں؟ انگریزی تہذیب وتمدن کی تقلید کے نشے نے ایسا مخمور کر دیا ہے کہ اپنی اسلامی تہذیب وتمدن کھو بیٹھے، اپنا کلچر ملیا میٹ کر چکے اور معاملہ بانیجا رسید کہ بسا اوقات ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے اور انہیں خبر بھی نہیں ہوتی ہے۔ آج دھڑلے سے ماڈرن مسلمان ٹائی لگا رہے ہیں اور ایسے حرام وسخت گناہ میں مبتلا ہو رہے ہیں کہ جس سے کفر لازم آتا ہے[۳۰]

[۳۰] حضور مفتی اعظم نے ٹائی کی حرمت پر تحریری فتویٰ بھی جاری کیا ہے، فتاویٰ مصطفویہ میں ہے ''ٹائی لگانا اشد حرام ہے، وہ شعار کفار بدانجام ہے، وہ کھلا ردفرمان خداوند ذوالجلال والاکرام ہے، ٹائی نصاریٰ کے یہاں ان کے عقیدۂ باطلہ میں یادگار ہے حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سولی دیے جانے اور سارے نصاریٰ کے فدیہ ہو جانے کی، العیاذ باللہ تعالیٰ، کہ قرآن فرماتا ہے، ماقتلوہ وما صلبوہ یہود نے نہ عیسیٰ مسیح کو قتل کیا نہ سولی دی، مگر جہال اس حقیقت سے ناواقف ہیں، وہ محض اسے ایک وضع جانتے ہیں اس لیے انہیں اس کے لگانے پر کافر نہ کہا جائے گا، کفریت قول یا فعل اور بات ہے اور مرتکب کو کافر ٹھہرانا اور۔'' (ملخصا)

جس کے بعد تجدید ایمان اور تجدید نکاح چاہیے...... مفتی اعظم ایسے شدید حرام سے اجتناب اور غیرت دینی کی دعوت کس طرح دیتے ہیں اس کا ایک نمونہ ملاحظہ کیجیے۔

۱۳۹۳ھ نومبر ۱۹۷۳ء میں الجامعۃ الاشرفیہ کے جشن افتتاح کے موقع پر حضور مفتی اعظم مبارکپور تشریف لائے۔ایک صاحب انگریزی وضع کے دلدادہ ٹائی باندھے ہوئے حضرت سے ملنے کی غرض سے حاضر ہوئے۔جب قریب آئے حضرت نے ان کی ٹائی پکڑلی اور پوچھا یہ کیا ہے؟ پھر خود ہی ارشاد فرمایا یہ انگریزوں کی تقلید ہے جسے وہ صلیب کی جگہ استعمال کرتے ہیں، جو قرآن سے متصادم عقیدے پر مبنی ہے۔فوراً ٹائی اتروائی اور توبہ وغیرہ کروائی...... پھر حضرت مولینا قاضی شمس الدین صاحب جونپوری علیہ الرحمۃ والرضوان نے مسئلہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ انگریز چونکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی ہے اور وہ اپنے اس عقیدے کی بنا پر جگہ جگہ سولی کا نشان بناتے ہیں اور اسے اپنے گلے میں لگاتے ہیں...... مگر ان کا یہ عقیدہ قرآن کے بالکل خلاف ہے۔قرآن فرماتا ہے کہ انہیں نہ قتل کیا گیا نہ سولی دی گئی بلکہ اللہ نے انہیں آسمان پر اٹھالیا۔ایسی صورت میں ان کا یہ گلے میں سولی لگانا، زنار باندھنے کی طرح ہوا۔ایسے صلیبی نشان کی جگہ انہوں نے ٹائی کے استعمال کو رواج دیا ہے جو کسی طرح ایک مسلمان کے لیے درست نہیں ہوسکتا......اور اگر کیا تو اسے توبہ وتجدید ایمان کرنا ہوگا جیسے بت کے آگے سجدہ کیا تو توبہ اور تجدید ایمان کی ضرورت ہے۔

(بروایت مولینا نصر اللہ صاحب بھیروی اعظمی)

اسلام کی طرف راغب کو فوراً کلمہ کی تلقین نہ کرنا حرام بلکہ مستلزم کفر ہے

اگر کوئی کافر اسلام کی طرف راغب ہے اور مسلمان بننے کی خواہش ظاہر کرتا ہے تو اسے شرعاً کلمۂ توحید ورسالت "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" فوری پڑھانے کا حکم ہے۔دیر کرنا سخت حرام ہے بلکہ فقہائے کرام اور متکلمین فخام نے کفر لکھا ہے۔کیوں کہ کلمہ کی تلقین نہ کرنے کے سبب جتنی دیر وہ شخص کفر میں مبتلا رہے گا تو وہ شخص اس کے کفر پر

المکرمۃ النبویۃ

فی

الفتاوی المصطفویۃ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہا، مفتیٔ اعظم ہند

تصنیف: حضرت علامہ مصطفےٰ رضا قادری نوری علیہ الرحمہ

متوفی (۱۴۰۲ھ/1981ء)
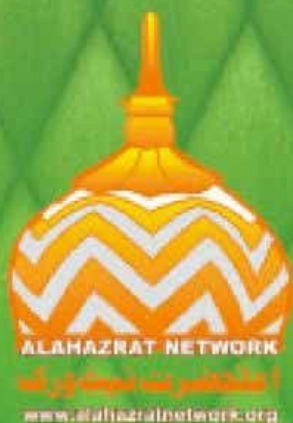
مسئلہ ۔ شہادت نامہ، جنگ نامہ، نور نامہ، داستان امیر حمزہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب ۔ شہادت نامہ جس میں تمام تر صحیح صحیح روایات ہوں اس کا پڑھنا اچھا ہے جیسے آئینۂ قیامت اور جو غلط و باطل روایات پر مشتمل ہو اس کا پڑھنا سخت برا اور ناجائز ہے۔ جنگ نامہ، نور نامہ دیکھا نہیں وہ اگر غلط روایات افترارات پر مشتمل ہوں تو ان کا حکم یہی ہے کہ ان کا پڑھنا جائز نہیں۔ داستان امیر حمزہ از سر تا پا کذب و بہتان افترار و طوفان محض دروغ بے فروغ ہے اور اتنا ہی نہیں چوں کہ اس کا مصنف رافضی تھا اس میں بجا بجا صحابۂ کرام پر تبرا ہے اس کا پڑھنا حرام حرام حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

مسئلہ ۔ از افتخار میاں محلہ کبیر خاں بیلی بھیت ٹریننگ آئی، ٹی آئی بریلی مورخہ ۲۹ ر رجب المرجب ۸۶ھ

زید ایک شخص سنی مسلمان ہے جو ٹائی باندھتا ہے جس کے چار بھائی بھی ٹائی لگاتے ہیں جو برسر روزگار ہیں اس کے بھائی بھی برسر روزگار ہیں زید کی شادی ہوتی ہے وہ اس وقت ٹائی نہیں باندھتا ہے لیکن اس کے بھائیوں کے ٹائی لگی ہوتی ہے ایک علمار دین جو کہتے ہیں کہ ٹائی باندھنا کفر ہے زید کی شادی میں شرکت کرتے ہیں کھانا وغیرہ بھی کھاتے ہیں اور اس نے زید کا نکاح بھی پڑھایا جب کہ اس کے چاروں بھائی ٹائی باندھ کر نکاح میں شریک ہوئے تھے۔ اب زید کے یہاں کھانا، کھانا حرام ہے یا نہیں اور اس علمار دین نے یہ جانتے ہوئے کہ ٹائی باندھنا کفر ہے نکاح پڑھایا اور شادی میں شرکت کی اور کھانا وغیرہ بھی کھایا شریعت کی رو سے اس علمار پر کیا حکم ہے؟ صحیح جواب سے آگاہ کیجئے۔

الجواب ۔ ٹائی لگانا اشد حرام ہے وہ شعار کفار بدانجام ہے نہایت بدکام ہے وہ کھلا رد فرمان خداوند ذوالجلال والاکرام ہے۔ ٹائی نصاریٰ کے یہاں ان کے عقیدہ باطلہ میں یادگار ہے حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سولی دیے جانے اور سارے نصاریٰ کا فدیہ ہو جانے کی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ہر نصرانی یوں ٹائی اپنے گلے میں ڈالے رہتا ہے ہر توپ میں۔ نشان صلیب رکھتا ہے جسے کراس مارک کہتا ہے۔ ٹائی کی طرح یہ کراس مارک بھی رد قرآن ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ کہ قرآن فرماتا ہے[1] مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ یہود نے نہ عیسیٰ مسیح کو قتل کیا نہ سولی دی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وعلیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آل سیدنا ومولینا محمد وصحبہ وبارک وسلم۔ مگر جہال اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔ وہ اسے محض ایک وضع جانتے ہیں اس لئے انھیں اس کے لگانے پر کافر نہ کہا جائے گا۔ کفریت قول یا فعل اور بات ہے اور مرتکب کو کافر ٹھہرانا اور۔ واللہ تعالیٰ ہو الہادی وہو مولی اعظم!

[1] سورہ نساء آیت ۱۵۷

ٹائی باندھنے والا ہیٹ لگانے والا اور ہر فاسق معلن ظالمین میں ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝[3] عارف باللہ ملا احمد جیون استاذ سلطان عالمگیر رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ واحسنہ تفسیرات احمدیہ میں فرماتے ہیں الظّٰلمین یعم الفاسق والمبتدع والکافر جن کے ساتھ بیٹھنا ممنوع ان کے ساتھ مواکلت، مشاربت، نری مجالست سے اور زیادہ ممنوع، علماء پر اور زیادہ بچنا لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

مسئلہ۔ ساس یعنی بیوی کی ماں کا ہاتھ تعظیماً چومنا جائز ہے یا نہیں؟ ایک صاحب مفتی عالم یہ فرماتے ہیں کہ ہاتھ چومنا نہیں چاہیے بسبب فساد زمانہ۔ رضاعی بہن سے پردہ نہیں ہے لیکن علماء فرماتے ہیں کہ پردہ بہتر ہے۔

الجواب۔ بے شک وہ سنی عالم صحیح کہتے ہیں۔ ہرگز نہ چاہیے۔ جب کہ یہ اور وہ دونوں جوان ہوں یا ایک دونوں میں سے جوان ہو اور خوف فتنہ ہو تقبیل تو تقبیل اس صورت میں تو ہاتھ میں ہاتھ لینا بھی نہ چاہیے۔ شہوت ہی سے ہاتھ میں ہاتھ لینا ناجائز نہیں بے شہوت بھی ناجائز ہے جب کہ شہوت سے امن نہ ہو۔ شہوت اس وقت نہیں اس وقت خالص تعظیم وتحیت ہی کے لئے بوسہ دیا یا پاک محبت ہی سے ہاتھ میں ہاتھ لیا مگر ہاتھ میں ہاتھ آنے سے شہوت سے مامون نہیں تو تقبیل کیسی؟ محض مصافحہ ہی جائز نہ ہوگا۔ جیسے امۃ اجنبیہ کو اس وقت ہاتھ لگانا جائز نہیں اس کا اور امۃ اجنبیہ کا اس بارے میں ایک ہی حکم ہے۔ در مختار[1] میں مجتبیٰ سے ہے۔ ومن عرسہ وامتہ الحلال لہ وطؤھا فخرج المجوسیۃ والمکاتبۃ والمشترکۃ ومنکوحۃ الغیر والمحرمۃ برضاع او مصاھرۃ فحکمھا کالاجنبیۃ۔[عہ] رد المحتار[2] میں ہے۔ قولہ کالاجنبیۃ ای کالامۃ الاجنبیۃ بدلیل مافی العنایۃ، حیث قال قید بقولہ من امتہ التی تحل لہ لان حکم امتہ المجوسیۃ والتی ھی اختہ من الرضاع حکم امۃ الغیر فی النظر الیھا لان اباحۃ النظر الی جمیع البدن مبنیۃ علی حل الوطء فینتفی بانتفائہ اھ

اور حکم امۃ الغیر یہی ہے کہ اگر اپنے نفس پر یا اس پر شہوت کا خوف ہو تو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ در مختار[3] وکشف الحقائق ومجتبیٰ وغیرہا اسفار میں ہے۔ واللفظ لہ (وحکم امتہ غیرہ) ولو مدبرۃ او ام ولد کمحرمہ (

عہ لیست المراد بھا المحرمۃ وھو ابین من بیانہ ...... الیٰ قول العلامۃ الثانی بدلیل مافی العنایۃ اما اولا فلا ظھران حکم الاجنبیۃ المحرمۃ فی النظر والمس غیر حکمھا وثانیا فیاتی للشارح نفسہ تحت قولہ۔

[1] در مختار ورد المحتار جلد ۲ صفحہ ۲۳۶ مطبوعہ مصر [2] در مختار رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۲۳۶ مطبوعہ مصر [3] پ ۷، رکوع ۱۴